

ترجمہ: پروفیسر وائی ایس طاہر علی

مقالہ نگار ڈاکٹر داؤد پوتا

[دو] پیری یا کہن سالی

(نویں قسط)

عربی شعراء نے خواہ وہ قدیم ہوں یا جدید۔ ضعیف العمری کی تمام باتیں بیان کی ہیں۔ اس معاملہ میں ایرانی شعراء بھی ان کے ہمدوش ہیں۔ ہم صرف تین مائتوں کا ذکر کریں گے:

(۱) سفید اور سیاہ بالوں کو رات اور دن کے ملاپ سے مشابہت دی گئی ہے

الفردوسی (وفات ۹۱۱ھ/۵۲۸ء) کہتا ہے:

لہ ابن قتیبة: الشعراء ص ۹۔

زمانہ جاہلیت ہو یا زمانہ اسلام، اگر عرب شعراء نے یہ تصویر کشی کی ہے مویہ الحارثی کہتا ہے (مقصودہ ابن درید ص ۱۱۱، ابن، پونکسن)۔

فتی قبلما تعبس من السن وجہہ سوی خلعة فی الواس کالبد رفی الدجی

اس کے چہرے پر بڑھاپے کی دم ہے ہر یاں آنے سے پہلے وہ جوان حال تھا۔ اُس کے سر پر سفید بالوں کا گچھا تھا جو سیاہ بالوں میں ایسا چمکتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند نہیری رات میں چمکتا ہے۔

ابن درید نے اپنے بڑھاپے کا تذکرہ یوں کیا ہے:-

امتا سوی راسی حاکی لونه طرة صبح تحت اذیال الدجی

اگر تو میرے سر کو دیکھے جس کا رنگ شفق کے مانند ہے جو تاریکی کے دامن میں ہے (بانی آکھ صفحہ ۱۱۱)

الشيب ينهض في الشباب كأنه ليل بصيحه بجانبه نهار

(سفید بال کا سیاہ بال کے ساتھ اُٹنا ایسا ہی ہے جیسے کہ دن کا اُٹنا لاہور رات کے دونوں برسوں پر)

کسائی (وفات ۱۰۰۰ء) نے اس کو فارسی میں یوں کہا ہے :-

گفت موی سفید و موی سیاہ ہنجر روز ست در میان شب

(اس نے کہا کہ کانٹے بالوں میں سفید بالوں کا آجانا دن کے مانند معلوم ہوتا ہے جو رات کی تاریکی میں

نمودار ہو)

(۱۱) خضاب ہے یا غم و اندوہ کی علامت

ابن الرومی کہتا ہے :-

لما خضب الشيب للقوافي ابغى به عندها و دادا

(میں نے برصا پے میں بالوں کو خضاب نہیں کیا تاکہ وہ قافوں کی محبت کا خواہاں رہوں)

پہلے صفحہ ۲۷

واشتعل المبيض في مسودته مثل اشتعال النار في جنل الفضا

(اور میرے سر کی سیاہی میں سفیدی اس طرح نمایاں ہے جس طرح کچھاڑ کی لکڑی میں آگ لگے اور شعلے بڑھیں)

ذکان كالليل الباطم حل في ارجائها ضوء صباح فانجلي

(میرے سر کی سیاہی شب تاریک کے مانند ہے۔ اس کے کناروں پر صبح کی روشنی نمودار ہونے لگی ہے اور شرب و بکود

ختم ہو گئی)

ایرانی شاعر نے بھی اس شعر کا مقبولیت تسلیم کی ہے۔ مام طور سے مجرب کے چہرے کو دن سے یا آفتاب سے اور اس کی لمبی

زلفوں کی سیاہی کو اندھیری رات سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ جب وہ ان زلفوں کو اپنے چہرے پر ڈالتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ دن

پر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا گیا جب وہ اپنے رخ روشن سے زلفیں ریشائی ہے تو کہتے ہیں کہ اندھیرے سے اُٹال اٹھل پڑا۔

لے لیا ب جلد ۲ ص ۳۷

۲۷ مجموعہ ص ۱۱۱ الف، مجموعہ المعانی ص ۱۲۶۔ اندلس کا ایک شاعر المعری (۹۰) کہتا ہے (خرایات جلد ۲ ص ۳۹۱)

إذا كان البياض لباس حزن

بأنه ليس فذاك من الصواب

المرقوني لبست بياض شيب

لأن قد حزفت على الشباب

لکن خضابی علی شبابی البست من بعدھا حدادا

(میں خضاب اس لئے کرتا ہوں کہ اپنی جوانی کے جلنے پر مٹی لباس اختیار کروں)

ردی نے اس کا ترجمہ فارسی زبان میں اس طرح کیا ہے:-

سوی خویش رانانان می کنم سیاہ تا باز جوان شوم و از نو کنم گناہ

(میں اپنے بالوں کو خضاب اس لئے نہیں کرتا کہ میں جوان لگوں اور نئے نئے گناہ کا مرتکب ہوں)

چوں جاہا بوقت مصیبت سیہ کنند من سوی از مصیبت پیری کنم سیاہ

(مصیبت میں لوگ سیاہ کپڑے پہنتے ہیں ہمدان بھی ضعیفی کی مصیبت میں بالوں کو سیاہ کر دیتا ہوں)

بالوں کو خضاب کرنے پر ایرانی شاعر کسائی سے اس کے دوستوں نے دے کی، تو کسائی نے

معذرت خواہی کے طور پر کہا ہے

الخطاب من و از سوی سیہ کردن من گر ہی خشم خوری بیش خور درخ بر

(اگر تم مجھ سے اس لئے ناراض ہو کہ میں خضاب سے اپنے بالوں کو سیاہ کرتا ہوں تو بیشک تم ناراض رہ

سکتے ہو)

غرم نہ نجوانیست برسم کہ زمین خود پیراں بخویند دنیا بند مگر

(خضاب سے میری عرض جوان ہونا نہیں ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ مبادا لوگ مجھ میں بزرگی عمر کی وجہ

سے دانائی ڈھونڈیں اور انہیں نہ لے۔)

باغری کہتا ہے کہ یہ خیال ایرانی اور عرب شعرا میں بہت عام ہے۔ اور کسائی کے مذکورہ

بالا اشعار میں وہی بات ہے جو امام القشیری (وفات ۱۰۷۲ء) نے اپنے اس شعر میں کہی ہے:-

لے ایتھے Nachrichten ص ۳۹، پری: Ch. ۱۵/۱۶ ص ۶۲۔

۳۷ باب جلد ۲ ص ۳۷۔

۳۸ دیۃ الفقر ص ۱۹۷۔

باغری کی روایت ہے کہ صاحب بن جبار ابو احمد البہامی سکندریہ اشعار اکثر پڑھا کرتے تھے اور ان سے لطف اندوز

ہوا کرتے تھے۔ (حوالہ مذکورہ)

دہائی اگلے صفحہ پر

ماخصانی بیاض شعری الا حاذرا ان جفال شیخ خلیع

(میں اپنے سفید بالوں کو حجاب اس لئے کرتا ہوں کہ مجھے کوئی یہ نہ کہے کہ میری میں بھی خاں جوانی باقی ہے)

(۱۱) پشت کیوں خم ہے !

موزی (وفات ۱۰۴۰ھ) کہتا ہے :-

پشتم دقائی از پئی آن شد کہ عشق تو باری بردن باد از اندیشہ و غنا

(میری پشت اس لئے خمیدہ ہو گئی ہے کہ میں نے تیری محبت میں غم و اندیشہ مول لیا ہے)

گم شد دلم زد دست و پاگ اندر اوقاتا کردم نہر جستن او پشت را دوتا

(میرا دل میرے ہاتھ سے نکل گیا اور زمین پر گر پڑا۔ اس وجہ سے میں جھک گیا ہوں اور اسے تلاش

کر رہا ہوں)

ایک دوسرے ایرانی شاعر نے موزی کے اس خیال کا سر ق کیا ہے اور دل کی جگہ 'جوانی' کا ذکر اپنے شعر

میں لے آیا ہے :-

پچھلے صفحے پر آئے

اقوال و نود الشیب لاح بعراضی قد افتری عن ناب اسود سالخ

اشیبا و حاجات الشباب کانها یحیش بہانی الصد و من جل طایخ

(جب بڑھاپے کا جلوہ میرے چہرے پر نمایاں ہو گیا اور اس نے سیاہ سانپ کا اگلا نوک در دانت دکھایا تو میں

کہنے لگا کیا میں بڑھا ہو گیا ہوں حالانکہ جوانی کی انگلیوں میں وہی جوش ہے جو کہ باورچی کی ہنڈیا میں ہوتا ہے۔

وما کل حزنی للشباب الذی ہوی بہ الشیب عن طود من الافش شامخ

(میرا بچہ اُس جوانی پر نہیں ہے جیسے جوٹھایا شادمانی کے بلند پہاڑ سے گر کر لے گیا ہے)

ولکن لقول الناس شیخ و لیس لی ملی ناشات الدھوصی المشائخ

(بلکہ اس لئے ہے کہ لوگ کہیں گے کہ "یہ بزرگ ہے" اور مجھ میں مشکلات پر قابو پانے کے لئے بزرگوں کا سامہ نہیں ہے)

لے مجھے یہ دونوں اقتباسات زبدۃ الاشعار کے ایک مخطوط میں ملے (مدد ۵۰-۵۱) اس کے کاغذ و کتابت بولہاں لائبریری

حق (یہ کتاب البعم فی معاییر اشعار العجم تصحیح مرزا محمد قزوینی سلسلہ بیٹ) کا مخلص ہے۔ ان اقتباسات کو صوفیہ ہم پر جو

خال بیکر ہے وہاں آتا چاہئے البعم کی کئی غلط عبارتوں کی تصحیح اس نسخے کے مقابلے میں ہو سکتی ہے۔ علاوہ اس کے قدیم پہلوی

الفاظ والا باب اور فضل الشیخ محمد شیرازی کا مصحح تصدیق جس میں جو رد و ضائع کا ذکر ہے۔ البعم میں جب وہ دو بار

چھپے تو یہ دونوں ضرور شامل کر لئے جائیں۔

گفتی دو تاپرا اشوق مست مرد زیرکہ زگوہر جوانی مشد فرد
(تو پوچھتا ہے کہ انسان کا سیدھا قد کیوں جھک جاتا ہے؟ سبب ظاہر ہے اُس نے اپنی جوانی کا بیش
بہا زیور کھو دیا ہے)

وانرا کہ یو قتاد چنیری از دست پشت از پی جستن دوتا باید کرد
(جیب کبھی ہاتھ سے کوئی چیز گر پڑتی ہے تو لوگ اُسے جھک کر ڈھونڈتے ہیں)
ذیل میں اسی مضمون کا ایک عربی قطع دیا گیا ہے جو ایک مصری دوست نے مجھے پڑھ کر سنایا۔
ان کا نام ڈاکٹر عبدالرحمن امین ہے اور وہ قاہرہ کے باشندے ہیں۔ میری ملاقات ان سے
میٹرڈ (MADRID) شہر میں ہوئی تھی اس قطع کا کہنے والا کون ہے اس کا پتہ نہیں چلا۔ اگرچہ ڈاکٹر
موصوف نے مجھے بہت زوروں سے یقین دلایا تھا کہ یہ کلام تقدیر میں سے ہے لیکن میں ذاتی طور پر یہ
سمجھتا ہوں کہ اس قطع کا کہنے والے کوئی اہل ذوق ہے وہ مذکورہ بالا فارسی اقتباسات کا ہمدوش
کلام معلوم ہوتا ہے۔ اس نے شاید ہی ایرانیوں کو مذکورہ اشعار کے کہنے پر ابھارا ہے۔

دشیخ فوق طهر العوض یشی دها متد تعادل رکبتیه
قللت له لماذا انت تحنى فقال مقلبا غوى یدیه
شبابی فی الثرى قد ضلعت منی دها انا فی الثرى ابحث علیہ
(بعض بوڑھے زمین پر اس طرح چلتے ہیں کہ اُن کا سر اُن کے گھٹنوں کے برابر آجاتا ہے میں نے ان سے
پوچھا کہ کرکیوں غم کئے ہوئے ہو؟ تو کف افسوس ملتے ہوئے بولے جوانی خاک میں بل گئی چنانچہ اُس
کی تلاش اس طرح ہو رہی ہے)

محبوب کے خط و حال کے وصف میں آنے والی تشبیہات

مع

[۱۸۱]

ہمدوش اقتباسات

شرف الدین الرامی نے انیس العشاق (یعنی عاشقوں کا مصاحب نامی کتاب میں انی تشبیہات
لے اس کتاب کا فرانسیسی زبان میں سی، ہوارٹ نے ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ میں بہت کچھ مزیدی مواد چھوٹ گیا ہے
اور ترجمہ بھی اکثر مقامات پر غلط ہے۔ اس کتاب کا بہترین نسخہ کبیر علی بن یونکرٹی لاہوری میں ہے اور ایک دوسرا

اور استعاراب کا ذکر مثالوں کے ساتھ کیا ہے جو عربی اور فارسی شعراء محبوب کے خط و قال کے وصف میں لاتے ہیں اس فصل میں صرف تین قسم کے نمونے پیش کئے جائیں گے۔ پہلا نمونہ قدیم عربی اشعار کا ہوگا اور باقی ماندہ دو نمونے عہد عباسیہ کے اشعار کے ہوں گے۔

(۱) مقدمین عرب شعراء نے اکثر و بیشتر عورتوں کی خمدار زلفوں کو انگور کے خوشوں سے تشبیہ دی ہے ابولہل العسکری کا خیال ہے کہ قدیم شاعری میں افش کا یہ شعربالوں کے وصف میں لا جواب ہے۔ اسے نابینا شاعر بشار نے بھی بہت پسند کیا تھا۔

پہلے صفحہ سے آگے؛

نسخہ برطانوی عجائب گھر میں ہے۔ یورپ کے کئی مالک میں بھی اسکے نسخے ہیں۔ یہ تمام نسخے کامیوں کی لاعلمی اور بے اعتنائی کی وجہ سے ناقص ہیں۔ خصوصاً عرب شعراء کے حوالے تو سرے سے قاطعی۔ کئی مقامات پر لکھا ہوا ہے کہ فلاں فلاں شاعر نے یہ تشبیہ دی ہے لیکن ان شعراء کی تشبیہات کا سراغ مجھے نہ مل سکا کہ میں نے اس ضمن میں کافی پھان بین کی کیا اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ابن الرومی کے زمانے میں مذکورہ شعراء کے دوادیں میں ان تشبیہات کا ذکر تھا جو بعد کے نسخوں میں مفقود ہو گئی ہیں یہاں ایک مثال دینا ہی کافی ہوگا۔ لکھا ہے کہ امر القیس نے ایک نوخیز کے رنساں پر جو سبزہ لگا ہے اُس کی تشبیہ چلے ہوئے ایلوے سے دی ہے۔ یہ سراغ غلط بیانی ہے کیونکہ نو جوان (مکوں کے عشق سے متعلقہ اشعار عہد عباسیہ کی پیداوار ہے۔

لے دیوان العانی ص ۱۵۲

اس نایاب تشبیہ کی مزید مثالیں درج ذیل ہیں۔

(الف) طرہ کہتا ہے (دیوان تصحیح SELIGSOHN ص ۱۴۱)

صادت القلب بعینی جو فخر و بنحو فوقہ المرجان جم

و بفروعین علی امتانہا مسبوک کفتا قید السح

اُس نے ایک جھگی نیل گائے کو انگوروں سے اور گردن سے جس میں پیش نہا موتی کا ہار پڑا ہوا تھا، اور دولہی اور جھگی زلفوں جو کالے انگور کے خوشوں کے مانند پشت پر لٹک رہی تھیں میرا دل چھین لیا

الخیل کہتا ہے (مسائلک الابصار ص ۲۳۳)

وتصل مدراہا المواشط فی جعدی احمد کافہ کوم

دبا کی لکھی ہوئی

فانضیت منها لئ جنتہ تدلت علی عنا قیدھا
 (پھر اس کے باغ (درخ زیا) کی طرف متوجہ ہوا اور اس کے (زلف جیسے) انگوڑے خوشوں نے میرا منہ ڈھاپ
 لیا)

ایرانی شاعر معربی اس نادر تشبیہ کو جو خاص طور پر عربوں نے استعمال کی ہے اس طرح اپنے شعر
 میں لکھا ہے:

کشیدہ زلف گرہ گیر در میان لب چون خوشہ عنب اندر میانہ عنب -
 (اُس نے اپنی خم والی زلف کو دو ہونٹوں کے درمیان رکھ کر جیسا انگوڑے کا خوشہ عنب کے دانوں پر رکھا ہوا ہے)

پچھلے صفحہ سے آئے:
 (مشاط حورتیں مشاگل میں کنکلیوں کو سیاہ بالوں میں کھوبھیتی ہیں جو انگوڑے کی بیل کے مشابہ ہیں)
 شمع کہتلہ (کتاب الحب والمحبوب ص ۱۱۱)

دا الفتاة التي كتنا نقول لها يا ظبية عطلاً حسانة الجيد
 (یہ اُس جوان عورت کا گھر ہے جسے ہم موزوں قدا اور عالی شان گردن والی ہر نی کہا کرتے تھے)
 تدنوا لعمامة منها وهي لاهية من يانع الكوم قنوان العنا قید
 (جب وہ کچے ہوئے انگوڑے خوشوں سے (جو اس کے بالوں کے مانند ہیں) کھیتی ہے تو مادہ کیو تر اس کے نزدیک آتی ہے)
 ابو الطحان (یقینی) (الحماسة لابن تمام تصحیح فلوگل ص ۸۱) نے کہا ہے:-

لقد حلقوا منها غداً أقبل كانه عناقید کومراينت فاسبکرت
 (انہوں نے سیاہ زلفوں کو موڑ ڈالا جو انگوڑے کی خوشوں کے مانند تھیں۔)
 اور عمر بن ربیعہ کہتا ہے (کتاب الحب ص ۱۱۱) اور نویری جلد ۲ ص ۱۹:-

سبعة بوحی فی العناص كانه عناقید دلاھا من الکوم قاطف
 (اُس نے اُس کو اپنی تابلا زلفوں سے جن میں نیتے لگے ہوئے تھے اور جو ٹکے ہوئے انگوڑے خوشوں کے مانند تھے اُس
 کو گرفتار کر لیا۔)

۱۶ دیوان معربی ص ۱۱۱ اور انیس العشاق (HUART) ص ۱۶
 ۱۷ ہونٹوں کو عنب کے دانوں سے مشابہت کرنے کی بات شعرا نے اسلام نے شروع کی (باتی لکھے ص ۱۱۱)

پچھلے صفحے آگے:

ملاحظہ ہو! ابوالفرج الواو (شبیہ جلد اول اور مقامات حریری تصحیح اسٹنگاس ص ۳)

فامطرت لؤلؤا من نرجس وسقت وردا وعضنت علی العناب بالیود

(اُس نے نرگس سے موتی برسلئے اور گلاب کو سیراب کیا اور اولوں سے عناب کو کاٹا)

کسی گناہ غلطی نے اس شعر کا فارسی میں یوں ترجمہ کیا ہے (انیس العشاق تصحیح ہو آرٹ ص ۳۱):

ژالہ از نرگس رد یلید دغل را آب داد دز نرگس رد چہرہ ما بش عناب داد

اسٹنگاس نے غالباً شریبی جلد اول کے حوالے سے سمجھا ہے کہ عناب سے یہاں مراد خنائی انگلیوں کی ہے بیشک

اس لفظ کے دونوں معانی نکل سکتے ہیں۔ چنانچہ منوچہری کا شعر ملاحظہ ہو: 'زندہ ہمی زد بعنا ہیا'

اور سعدی نے گلستان میں کہا ہے:-

خون عین بزان فرو بردہ چنگ مرا گشتنا کردہ عناب رنگ

میرے خیال میں ابو نواس پہلا شخص ہے جس نے مرا گشت کو عناب سے تشبیہ دی ہے وہ کہتلہ ہے (العقود جلد ۳ ص ۳۱)

یا قمعوا البصوت فی ماتم ینذب شجوا بین اتراب

یسکی فیذا دی الدرمی نجس ویلطمہ الورد بعناب

(میں نے چودھویں کے چاند کو ایک امانی مجلس میں دیکھا جو اپنے ہجولیوں میں آہ دفعاں کر رہی تھی۔ ورنہ دقتی تھی

اور نرگس سے موتیوں کو کبھی رہی تھی اور گلاب پر عناب سے طہانچے مار رہی تھی)

موسیقی اور ظہیر جیسے نامور ایرانی شعراء نے عناب کا لفظ ہونٹ کے لئے استعمال کیا ہے۔ موسیقی کہتلہ ہے،

عناب شکر بار تو ہر گز کہ بنند شاید کہ بنند بعناب شکر یہ

(عناب شکر یا رجب کبھی مسکرائے تو اچھا لگے اگر وہ شکر پر اور عناب پر ہنسے)

اور ظہیر کہتا ہے: دیوان ص ۳۱ اور انیس العشاق تصحیح ہو آرٹ ص ۳۱)

بہا ہوا ی لبست خون من بخوش آرد اگر نشاندن از خواص عناب است

(اگر خون کی تبرید عناب سے ہوتی ہے تو تیرے ہونٹوں کی خواہش سے میرا خون کیوں جو ششس مارتا ہے)

اس تشبیہ کے علاوہ ایرانی شعراء نے آنکھوں کو نرگس سے، آنسو کو موتی سے، رخسار کو گلاب سے اور دانتوں کو

اڈوں سے مماثلت کرنا عیب شعرا سے سیکھا ہے ان سب تشبیہات کی وضاحت کرنا بے سود ہو گا۔

فاقانی نے بھی تشبیہ استعمال کی ہے:-

گیسو چ خوشہ تافتہ و از ہر عید وصل من ہمو خوشہ سجدہ کنان پیش عروش
اُس نے انگور کے خوشے کے مانند اپنے گیسوؤں کو بٹنے اور میں نے شوقِ وصل میں انگور کے خوشے کے مانند اپنے
سر کو اُس کے سدا بہار قاصت کے سامنے جھکا دیا،

(۱۱) عربِ محدثین شعراء نے تابدار گیسوؤں کو جو لٹک رہے ہوں اور رخساروں کو ڈھانک رہے ہوں
اُن پھوڑوں سے تشبیہ دی ہے جو بُخِ گلہام کی آگ میں جل جانے کے خوف سے پیچ و تاب کھا رہے ہوں
دقیقی نے گیسوئے تابدار کی تشبیہ بچھوے کی ہے اور اس تشبیہ کی زیادہ وضاحت نہیں کی ہے وہ کہتا ہے:-

زخمِ معرب نیستی بر جان من گر دلا زلفِ معرب نیستی

(میں بچھوے کے زخمِ مارنے سے نہ تڑپتا اگر محبوب کے بچھو جیسے خمِ دار گیسو نہ ہوتے)

اس تشبیہ کی ابتدا ابنِ المعتز سے ہوئی ہے اس نے دوسروں کے لئے ایک مثال قائم کر دی وہ کہتا ہے:

دیم یتہ بحسن صورتہ عبث الفتور بحسن مقلتہ

(وہ ایک ہرن ہے جو اپنی خوبصورتی پر نازاں ہے۔ اُس کے پر قلمِ چشم میں بادِ بھرا ہوا ہے)

فکأن عقوب صد عنہ وقفت لمادت من نار وجنتہ

(گویا کہ اُس کی کپٹی کا بچھو (گیسو) رک گیا ہے جب اُس نے اُس کے رخسار کی آگ (نُرخ) کو دیکھا)

ابو عبد الرحمن بن محمد بن عبد العزیز یا نجوین صدیِ ہجری کا ایک عربی بولنے والا شاعر ہے۔ باختری بھی

لے دیوانِ فاقانی ص ۱۱۱ الف قاصت کو موعو سے ماخوذ کرنا عربوں کا کام ہے۔ موعو سے مراد فارسی میں مرد ہے۔

۱۲ میں نے مہدی عباسیہ میں شاعروں کی بدذوقی کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ جب وہ اپنی تشبیہ میں تُرکانِ خوبرو
کی تعریف کرنے لگے تھے۔ حسینِ رُکوں کے گیسو آج کے کٹے ہوئے بالوں کے جیسے لگتے ہیں۔ مشرقی ممالک کے البیلے
اس طرز کو اختیار کرتے ہیں اور مقامی زبان میں ایسی زلفیں علوی گیسو کہلاتی ہیں۔

۱۳ بابِ جلد ۲ ص ۱۲

۱۴ کتابِ الحُرُوت ص ۱۱۱۔ ابنِ المعتز نے ابنِ السکیت کے ایک جملہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

”کافی شنوۃ عند الصدود“ گویا میں ایک بچھو تھا جو مجھ کو گھانا پھانپتا ہے، بچھوؤں کو آگ سے بہت نفرت ہے۔

اپنی کبر سنی میں اُسے مل چکا تھا وہ ابن المعتز والی تشبیہ کو ان اشعار میں لاتا ہے:-

اشفقتُ لِمَا حَلَّ اَصْدَاغُهُ سَاحَةُ خَدَّيْهِ جَمْرًا مَحْرُوقًا

(مجھ پر خوف طاری ہو گیا جب اُس نے اپنے اگلے گیسوٹل کو رُخسار پر پھیلانے جہاں کوٹلے سلگ رہے تھے یعنی مُرخ تھے مبادا وہ جل بائیں۔)

بآخرزی نے اپنے مشہور ہم عصر ایرانی شاعر بنام ابو نصر الجواسریؒ کو یہ اشعار سنائے۔ چنانچہ اس نے ان اشعار کو ارتجالاً فارسی میں منظوم کر دیا:-

سخت تر سیدم از زلف ترا ز آتش رخسار توچوں بر فروخت
دیں زنت خائف تھا کہ کہیں تیرے رُخسار کی بھڑکتی آگ تیرے زلف کو نہ جلادے
زلف تو برگشت بی آزار ازو دانکہ ہی تر سید ازوی بسوخت
(تیری زلف تو صاف صاف پڑ گئی لیکن ڈرنے والا جل کر بھُٹم ہو گیا)

سہ ۱۹ ص ۱۹ الف۔ صنوبری بھی اس خیال کا اظہار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں (العسکری، کتاب الضاعین جلد ۱ ص ۴۵ سطر ۱۲):-

لَوِيتُ تَقْبِيلَ نَادٍ وَجَنَّتْهُ وَخَفْتُ اِدْنُوْ مِنْهَا فَاحْتَوَق
(میرا ارادہ تھا کہ اُس کے رُخسار کی آگ (مُرخ رنگ) کا بوسہ لوں۔ لیکن میں ڈرتا تھا کہ پاس بلنے سے جل جاؤں گا)
اسی شاعر نے پیرادر کہا ہے (رسالة النفران ص ۱):-

تَخِيلُهُ سَاطِعًا وَجْهَهُ فَتَأْتِي الدُّنُوَالِي وَجْهَهُ
(اُس نے جب اُس کے چہرے کی دمک دیکھی تو ایسا ہی خیال کیا اور اُس کی گرمی سے دور رہنے کی کوشش کی)
تبلی نے بھی اس خیال کا اظہار کیا ہے لیکن الفاظ مختلف ہیں (دمیۃ ص ۸۳)

وَبَسْمَنِ عَنْ بُوْدُ خَشِيْتِ اُذِيْبِهِ مِنْ حُرِّ اَنْفَاسِي فَكُنْتُ الذِّ اِثْبَا
(انہوں نے سُکر کر اپنے اولوں (دانتوں) کو دکھائے مجھے ڈرتا تھا کہ وہ کہیں میری مناس سے گھل نہ جائیں لیکن اٹائیں ہی پگھلا)
۱۲ دمیۃ ص ۱۹ الف۔ اس شاعر کا فاندانی نام الجوسری یا الجوسوری بتایا گیا جو مراشر فسط ہے۔ کرمان
شہر کا نام جو اسیر یا جواسیر تھا (ملاحظہ ہو LE STRANGE کی کتاب

LANDS OF THE EASTERN CALIPHATE

ہند اشاعر کا فاندانی نام جواسیری یا جواسیری ہونا چاہیے۔

سبزہ جو بالائی ہونٹوں پر نکلتا ہے یا خط جو رخساروں پر نمودار ہوتا ہے اس کی تشبیہ سبز گھاس
مشک اند غبر سے دی جاتی ہے۔ ابن المعتز کہتا ہے:-

وتكاد الشمس تشبه ويكاد البددي حكيه
(آفتاب تقریباً اس کے مانند ہے اور چودھویں کا چاند اُس سے ملتا جلتا معلوم ہوتا ہے)
كيف لا يخفى عارضه ومياه الحسن تسقيه
(اُس کے رخسار کیوں نہ تر و تازہ معلوم ہوں۔ حُسن کی بہار سے وہ مالا مال ہیں)
رودی کہتا ہے:-

برگرد گل سرخ کشیده خط سبزی تا خلق جہاں را بگلنہ بخلالوش
(اُس نے اپنے سرخ گلاب پر یعنی چہرہ پر ایک خط کینچ رکھا ہے اور ساری دنیا کو ڈالنا ڈول کر دیا ہے)
ظہیر فارابی کہتا ہے:-

ورخط شوم ز سبز خط تو ہر زمان طالب چرا بران لبشکر نشان نہاد
(تیرے ہونٹ پر جو سبز خط نمودار ہوا ہے اسے دیکھ کر میں سوال کرتا ہوں کہ اُس نے اپنے ہونٹوں کو
تیرے شیریں لبوں پر کیوں دھرا ہے؟)
(ب) ابو فراس نے سبز خط کو شک سے تشبیہ دی ہے:-

قمر کان بعارضیه کلیہا مسک تساقط فوق دودہ احمر
(وہ ایک چاند ہے اور اُس کے رخسار پر جو سبز خط ہے وہ شک ہے جو گل سرخ پر چھوڑی گئی ہے)
معری نے اس تشبیہ کو یوں ادا کیا ہے:-

۱۔ نویری؛ نہایہ جلد ۲ ص ۸۲

۲۔ شعوری؛ فرنگ شعوری جلد ۱ ص ۳۶ الف

۳۔ باب۔ جلد ۲ ص ۳۰۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷

من غلام آن خط مشکین کہ گوئی مورچہ پائی شک آلودہ بر برگ گل نسوین نہاد
(میں اُس خط مشکین کا گرویدہ ہوں ہوا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سفید گلاب پر چوٹیوں نے اپنے شک آلودہ قدم
رکھے ہیں)

ردّی نے سبزہ خط کی مثال عنبر کے ہالہ سے دی ہے:-

ایا قید توچوں سردی زدیبا کرد آن آذین دباروی توچوں ماہی ز عنبر کرد آنی برہوں
(اے وہ کہ جس کا قدمرو کے مانند ہے جو زربفت اوڑھے ہوئے ہو یا۔ اے وہ کہ جس کا چہرہ چاند کے
مانند ہے جس کے چاروں طرف عنبر کا ہالہ بنا ہوا ہو)
عبارہ نے خوشبو کی بوتل سے تشبیہ دی ہے:-

پچھلے صفحے سے آگے:

بنداد کا رہنے والا ایک عرب شاعر ہے جس کا نام غزالی (چانول کو روٹی بنانے والا ہے۔ وہ چوتھی
صدی ہجری کا ہے۔ اس نے اپنے اشعار میں سبزہ خط کی تشبیہ چوٹیوں کے قدموں کے نشانات سے کی ہے (نوری:
نہایتہ جلد ۱ ص ۸۴۔ نیز تیسرہ جلد ۲ ص ۳۳ اور سعودی جلد ۴ ص ۴۴)۔

انظر الی الغنج یجری فی لواحظہ وانظر الی دمج فی طوقہ الساجی
اُس کی نگاہ ناز کو دیکھو اور اس کی نرم آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کو ملاحظہ کرو
وانظر الی شعرات فوق عارضہ کا آئینہ شمال سورج فی العاج
(اور اس کے دندساروں پر سبزہ خط کو دیکھو۔ وہ سب چوٹیاں ہیں جو ہاتھی دانت پر دوڑ رہی ہیں)
۱۔ شعری: فرہنگ جلد ۱ ص ۱۸۵ الف۔

ایک عرب شاعر کہتا ہے (نوری جلد ۲ ص ۸۳)۔

یا لاشی فی حب ذی عارضہ ما لبد المخبی کالمباحل
یہ موج ماء الحسن فی وجہہ فیکذّب الغبی فی الساحل

(اے میرے ملاط کرنے والے! جب میں اسی رخسار کی تہ تک پہنچتا ہوں جس پر سبزہ خط نمودار ہے تو کیوں مجھے برا بھلا کہتا ہے
کیا زرخیز زمین غمخیزوں کے برابر ہو سکتی ہے اُس کے چہرے پر۔ تب و تاب سے موجیں ابھرتی ہیں اور ساحل سمندر پر
عنبر پھینکتی ہیں) ۲۔ شعری: فرہنگ جلد ۲ ص ۲۱۱

تا پدید آمدت امسال خط غالبہ ہو غالبہ خیرہ شد دزہری حنبر خوار
رچونکہ شک بلاؤ سبزہ خط اس سال تیرے چہرے پر نمایاں ہوا ہے اس نے شک بلاؤ کی خوشبو اڑ گئی ہے اور
حنبر کی خوشبو بھی ماند پڑ گئی ہے۔

اس قسم کی مزید مثالیں کو گننے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا شرف الدین الہامی کی بیان کردہ تشبیہات
سب کے سب عرب شعرا میں مل جاتی ہیں۔ اس مقام پر مذکور مصنف کی رائے بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا
جو اس نے ایرانی شعراء کی افتاد طبع کے بارے میں بتائی ہے اُس نے محبوب کے ہونٹوں کی تعریف میں تمثیلیں
بیان کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں کہہ دیا ہے:-

دلایم دستعال عبارت عرب غیرند، کہ درنہب و سلب دست تعرف دارند، داین معنی از مطالہ
دو ادین استادان عرب محقق گرد۔

(یعنی ایرانیوں کو عربوں کی زبان اور عادات پر پورا عبور ہے کیونکہ لوٹ کھسوٹ کے کام میں انہیں چھوٹ ملی ہوئی
ہے (یعنی غیروں کے نادر خیالات) اس کا اگر ثبوت درکار ہو تو عرب استادہ فن کے دو ادین کا مطالعہ کرو
الہامی خود ایرانی ہے مگر اس نے ایرانیوں کے طبع و فکر پر تشبیہ زنی کی ہے۔ یہ کوئی بے بیجا دعوے نہیں
ہے وہ نہایت سنجیدگی سے کہہ رہا ہے۔ اسی کتاب میں کسی اور جگہ اُس نے اُن تمثیلات کا ذکر کیا ہے جو ایرانی
شعراء و ادب کے متعلق آئے ہیں اور اس ضمن میں اس نے کہا ہے:-

واہل عرب ہیچ باب دندان برین کلمات فارسی نمی نہند، و شعوی عجم دندان طمع در الفاظ ایشان
زور بردہ اند، و در تصرف تشبیہات غیرند۔

(یعنی اہل عرب دانٹوں کے وصف میں ایرانی الفاظ ہرگز استعمال نہیں کرتے حالانکہ ایرانی شعراء عربوں کے
انداز بیان سے چپکے ہوئے معلوم تھے ہیں اور اُن کی تشبیہات کو بے دھڑک استعمال کرتے ہیں)

(مسلل)

سہ انیس العشاق: یکمبرج یونیورسٹی لائبریری محفوظ عدد ۲۶۱ جلد ۱۱۲۲ الف ص ۹۴ ب

الف ۹۷

"

"

۹۷